Journal Homepage: - www.journalijar.com

INTERNATIONAL JOURNAL OF ADVANCED RESEARCH (IJAR)

ISSN NO. 2320-5407

**Article DOI:** 10.21474/IJAR01/14411
**DOI URL:** http://dx.doi.org/10.21474/IJAR01/14411

***RESEARCH ARTICLE***

# A SCHOLASTIC REVIEW OF THE INJUNCTIONS RELATING TO COVERING ONESELF IN LIGHT OF SURAH AHZAB

**Dr. Mufti Muhammad Waqar, Dr. Mufti Imran UlHaq and Dr. Gulnaz Naeem**

……………………………………………………………………………………………………....

***Manuscript Info***

……………………….

***Manuscript History***
Received: 18 January 2022
Final Accepted: 20 February 2022
Published: March 2022

***Key words:-***
Hijab, Satr, Muharram, Awrah, Jalabib, Tasfiq, Tabarj

***Abstract***

………………………………………………………………….

Islamic teachings explained us everything related to our lives in the light of Quran and Sunnah. Some of them are specified for Muslim women like feeding baby, abortion, Iddah and veiling etc. Veil is the most important part for Muslim women in their lives. It protects them from bad eyes and stays them away from sins. There are many terms used for veiling like Hijab, Jilbab that are identical to the meaning of veil.Hijab is a test for the Muslim woman. It is clear from the Qur'an and the Hadiths that hijab is a religious obligation, which a woman has to undertake. There is no scholarly difference on this point and the Muslim Ummah has applied it for over 14 centuries. When a Muslim woman wears hijab, she is obeying and submitting to Allah. A woman who wears hijab liberates herself from the vain and selfish desire to show off her beauty and to compete with other women around her. In the Qur'an, the term hijab refers to a partition or curtain in the literal or metaphorical sense. The verse where it is used literally is commonly understood to refer to the curtain separating visitors to Muhammad's(ﷺ) house from his wives' lodgings. This leads Muslim women that hijab is mandatory and to wear hijab is applied to every Muslim woman as many qur'anic verses denote on it. Muslim woman should cover her all body with curtain when she goes outside of the house as well as cover her face from unknown person whereas it is allowed to her to show her face, hands and legs to her relatives.In this article, the researcher conducted the research in the term of Islamic teachings of veiling and hijab for Muslim women in the light of Surah Ahzab and analyzed six verses of the concerned surah that described veiling. The researcher explained everything with some hadiths and some books and references. This article especially helps those women who are totally confused about face and body hijab as well as those who don't accept hijab as the sharia verdict of Allah and His prophet ﷺ. This also helps those students who are newly doing research on hijab and veil. In fact, this article is very informative at all.

*Copy Right, IJAR, 2022,. All rights reserved.*

……………………………………………………………………………………………………....

## Introduction:-

## تعارفی نوٹ

**Corresponding Author:- Dr. Mufti Muhammad Waqar**

پردہ تقوی اور اسلام کا شعار ہے ، پردہ شرم و حیا کی علامت ہے، پردہ اجلال واحترام کی چادر ہے۔ یہ مسلمان بہنوں ، بیٹیوں اور ماؤں کا سب سے خوبصورت تاج ہے ۔عورت اپنے پاکیز ہ جسم کوشر پسند آنکھوں کی شرارت سے بچاتی ہیں اور شرم و حیا کے قلعہ میں اس کی حفاظت کرتی ہیں تاکہ آنکھوں کے سرکش تیر اس تک نہ پہنچ سکیں۔ شریف اور طاہرعورت وہ نہیں جو اپنے بدن کو چھونے اور اس سے لطف اندوز ہونے کی کسی مرد کو اجازت نہ د ے بلکہ حقیقی طور پرشریف اور طاہرعورت وہ ہے جو کسی بھی ایسی نظر کو اپنے پاک جسم پر پڑنے کی اجازت نہ دے جو اسے میلا کرنے والی ہو اور کسی بھی گنا ہگار آنکھ کو اپنی طرف دیکھنے کی اجازت نہ دے جو اس کی مقدس طہارت کی بے حرمتی کرنے والی ہو۔

**قرآن کریم میں عورتوں کی گھریلوں ، معاشرتی اور ازدواجی زندگی کو بہتر گزارنے کے حوالے سے مکمل رہنمائی کی ہے،تاکہ عورت اس پر عمل کرکے معاشرے میں پاکیزگی، عفت، پاکدامنی اور شرم وحیا کی مثال بن سکے ۔قرآن کریم کی متعدد آیات کی روشنی میں عورتوں کو اپنے جسم کی حفاظت ، اپنی آواز کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ۔ پردہ اور حجاب کی مکمل تفصیل اللہ رب العزت نے سورۃ النور، سورۃ الاحزاب کی آیات میں بیان فرمادی ہیں۔ ایک فرمانبردار مومن عورت کی ذمہ داری اور فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کی پردہ سے متعلق آیات کو دل سے تسلیم کرکے اللہ اور اسکے رسول کی رضامندی کیلئے ان پر عمل کرے اور شرم وحیا کے دامن کو تھامے اپنے جسم کو گندی نگاہوں اور شرپسندی سے محفوظ رکھے ۔**

**زیر نظر مقالہ میں سورۃ الاحزاب کی روشنی میں عورتوں کیلئے پردہ سے متعلق جو ارشاد ات ربانی نازل ہوئے ہیں، ان سے باور کرانا ہے اور ان آیات کی مزید وضاحت حدیث مبارکہ سے بھی کی گئی ہے ، تاکہ دورحاضر کی مسلمان عورت کے سامنے کسی بھی قسم کا شک وشبہ باقی نہ رہے اور وہ پردہ سے متعلق آیات اور حدیث کی روشنی میں اپنی گھریلو اور معاشرتی زندگی کو صحیح معنوں میں گزار سکے۔راقم الحروف نے قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ موقع مناسبت کے تحت فقہی مسائل کی طرف بھی نشاندہی کی ہے۔**

## ستر اور عورت

**ہمارے ہاں عورت کا لفظ مرد کی تانیث یا مادہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جب کہ عربی میں (جس زبان کا یہ لفظ ہے اس کا مفہوم بالکل جداگانہ ہے۔ عربی زبان میں "عورۃ" ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کو کھلا رکھنا یا اس کا کھلا رہنا انسان کے لئے باعث ننگ و عار ہو اور انسان چھپانا ضروری سمجھتا ہو ۔قرآن مجیداللہ رب العزت کا ارشاد پاک ہے:**

**أَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ۔۔۔الآیۃ (1)**

**ترجمہ:"یا پھر وہ (نابالغ لڑکے )جو ابھی عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف نہ ہوئے ہوں۔"**

**اس آیت میں عورت اور نساء کے دونوں لفظ اکٹھے آگئے ہیں۔ جو ان کے معانی کا فرق واضح کر رہے ہیں۔**

## الستر (مصدر):

ستر کا بنیادی معنی محض کسی چیز کو چھپانا ہے۔ اور "ستر اور سترۃ" ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز چھپائی جائے۔ (مفردات) اور مقامات ستر سے مراد انسانی جسم کے وہ تھے ہیں، جنہیں شریعت نے دوسرے انسانوں سے ہر حالت میں چھپانا واجب قرار دیا ہے۔ پھر صرف ستر کا لفظ بول کر اس سے "مقامات ستر" مراد لیا جانے لگا پھر ان مقامات ستر کا چھپانا چونکہ واجب ہے لہذا عورت کا لفظ مقامات ستر کو چھپانے کے لئے استعمال ہونے لگا۔مرد کے ستر کی حدود ناف سے لیکر گھٹنے تک ہے۔ جبکہ عورت کا پورے کا پورا جسم مردوں کے لئے ستر ہے ماسوائے چہرہ اور ہاتھوں کے یعنی: کوئی عورت اپنے چہرہ اور ہاتھوں کے علاوہ جسم کے کسی بھی حصہ کو اپنے شوہر کے سوا دوسروں کے سامنے کھول نہیں سکتی خواہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بھتیجے عبد اللہ بن عقیل کے سامنے زینت کے ساتھ آئی تو آپ ﷺنے اسے ناپسند فرمایا۔ میں نے کہا: یہ تو میرا بھیجا ہے۔ آپ ﷺنے فرمایا:

إذا عرقت المرأة لم يحل لها أن تظهر إلا وجهها وإلا ما دون هذا وقبض على ذراع نفسه فترك بين قبضتہ وبين الكف مثل قبضته الأخرى» (ابن جریر)

جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اپنے جسم میں سے کچھ ظاہر کرے سوائے چہرے کے اور سوائے اس سے یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنی کلائی پر اس طرح ہاتھ رکھا کہ آپ کی گرفت کے مقام اور مچھلی کے در میان صرف ایک مٹھی بھر جگہ باقی تھی۔

ان احکام میں اتنی گنجائش ہے کہ عورت اپنے محرم رشتہ داروں کے سامنے کسی ضرورت کے تحت جسم کا اتنا حصہ کھول سکتی ہے جسے گھر کا کام کرتے ہوئے کھولنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جیسے فرش دھوتے وقت اپنے اوپر چڑھا لیا یا آٹا گوندھتے وقت آستین اوپر کر لی وغیرو۔

عورت کے لئے عورت کے ستر کی حدود بھی وہی ہیں جو مرد کے لئے مرد کے ستر کی ہیں یعنی: ناف سے لے کر گھٹنے تک کا درمیانی حصہ۔ جسم کا یہ حصہ کوئی عورت بلا ضرورت کسی عورت کے سامنے بھی نہیں کھول سکتی۔ باقی بدن کا ڈھانکنا اگرچہ ضروری ہے تاہم فرض نہیں ہے۔[2]

## حجاب اور پردہ

حجاب دو چیزوں کے درمیان کسی ایسی حائل ہونے والی چیز کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے دونوں چیزیں ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں۔[3]ارشاد باری تعالی ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوْہُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوْہُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ أَطْہَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوبِہِنَّ۔۔الآیۃ [4]

اور جس وقت وسائل زندگی میں سے کوئی چیز عاریتاً ان رسول کی بیویوں سے طلب کرو، درمیان میں پردہ حائل ہونا چاہیے ۔یہ کا م تمہارے اور انکے دلوں کو زیادہ پاک رکھتا ہے۔

اس آیت کو آیتِ حجاب کہتے ہیں۔ جس کے نزول کے بعد ازواج مطہرات نے اپنے گھروں کے دروازوں پر پردے لٹکا دیئے۔ پھر ان کی دیکھا دیکھی دوسرے مسلمان گھرانوں میں بھی میں طریقہ رائج ہو گیا۔ اس طرح

کا حجاب کرنے سے باہر کے لوگ اندر کے لوگوں کو نہیں دیکھ سکتے اور نہ ہی اندر کے لوگ باہر کے لوگوں کو دیکھ سکتے ہیں۔

## ستر اور حجاب میں فرق :

ماقبل میں ذکرکردہ ستر اور حجاب کی تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ دونوں کا معنی ومفہوم اور شرعی حکم جداگانہ ہے۔ذیل میں ہم دونوں کے مابین فرق کو وضاحت کے ساتھ پیش کرتے ہیں:

- ستر فی نفسہٖ ضروری ہے کوئی موجود ہو یا نہ ہو جب کہ حجاب فی نفسہ ضروری نہیں جب تک کہ کوئی دیکھنے والا غیر محرم موجود نہ ہو۔
- ستر کو ڈھانپنے کا علم مرد عورت دونوں کو ہے لیکن حجاب کا علم صرف عورت کو ہے۔
- ستر کا حکم مرد اور عورت دونوں کے ساتھ ہے، جبکہ حجاب کا حکم صرف عورت کے ساتھ خاص ہے۔

کچھ صورتیں ایسی ہیں جن کے تحت عورت کو حجاب ہٹانے کی رخصت دی گئی ہے، اس کی تفصیل کیلئے فقہائے کرام کی کتب فقہ کا مطالعہ کرکے رہنمائی لی جاسکتی ہے۔

## عورت کی آواز کا حکم

قرآن کریم میں سورہ احزاب کی آیت میں اللہ رب العزت عورتوں کو خاص ہدایت دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔(5)

ترجمہ:"نرم لہجہ میں بات نہ کرو، کہیں وہ شخص لالچ میں نہ پڑ جائے جس کے دل میں بیماری ہے اور معمول کے مطابق باتیں کیا کرو۔"

مذکور ہ بالا آیت سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ عورت کی آواز بھی پردے کی زمرے میں آتی ہے۔ البتہ ضرورت پیش آنے پر کسی مرد سے بات کرنے میں مضائق نہیں ہے لیکن ایسے مواقع پر عورت کا لہجہ اور انداز گفتگو ایسا ہونا چاہیے جس سے بات کرنے والے مرد کے دل میں کبھی یہ خیال تک نہ گزر سکے کہ اس عورت سے کوئی اور توقع بھی قائم کی جاسکتی ہے۔

جنگ احزاب سے پہلے تک عرب معاشرے کا یہ حال تھا کہ مسلمان عورتیں بھی اپنی پوری زمینت میک اپ کے ساتھ بے حجاب پھرتی تھیں مسلم گھرانوں میں بھی غیر مردوں کے داخلہ پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ ازواج مطہرات بھی اسی طرح گھر سے باہر آ جایا کرتی تھیں۔ جیسے دوسری عورتیں اس بے حجابانہ معاشرے کی اصلاح کے لیے سب سے پہلے غیر مرد اور غیر عورت کو باہمی گفتگو اور آواز پر پابندی لگائی گئی اس کے علم میں مخاطب نبی ﷺ کی بیویوں کو بالخصوص اس لیے کیا گیا کہ ان سے بھی لوگوں کو مسئلے مسائل پوچھنے کی ضرورت پیش آتی رہتی تھی چنانچہ انہیں حکم دیا گیا کہ ان کی آواز شیر یں اور لچکدار ہونے کی بجائے روکھی اور معقول حد تک بلند ہونی چاہیے ،دبی زبان میں ہر گز بات نہ کی جائے جو

نرم گوشہ لیے ہوئے ہوں۔ لچکد ار اور شیریں آواز بذات خود دل کا ایک مرض ہے پھر اگر مخاطب کے دل میں پہلے سے ہی اس قسم کا روگ موجود ہو تو وہ صرف اس لذیذگفتگو سے کئی غلط قسم کے خیالات اور تصورات دل میں جمانا شروع کر دے گا ، تاہم یہ حکم عام ہے اور عورت کی آواز پر اصل پابندی یہ ہے کہ غیر مرد اس کی آواز نہ سننے پائیں لیکن اس کی آواز میں نری لوچ، بانگین اور شیرینی نہ ہو نی چا ہے۔[6]

مذکور بالا آیت سے عورت کی آواز کا پردہ ہونے کی طرف واضح اشارہ ہے اور اسی سے چند فقہی مسائل بھی واضح ہوجاتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

- عورت آذان نہیں کہہ سکتی ہے۔
- باجماعت نماز میں اگر امام غلطی کرجائے تو وہ لقمہ نہیں دے سکتی ہے۔اس کیلئے تصفیق (یعنی:اپنے دونوں ہاتھوں کو رانوں پر مارنا)کا حکم ہے۔

## عورتیں اپنے گھروں میں ٹھہری رہیں

قرآن کریم آیت میں اللہ رب العزت نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ٹھہری رہا کریں اور بلاضرورت گھروں سے نہ نکلیں ، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ ۔الآیۃ [7]

ترجمہ:"اور اپنے گھروں میں جم کر بیٹھی رہو۔"

آیت مذکورہ میں لفظ (قَرَنَ) استعمال ہوا ہے۔ بعض اہل لغت نے اس کو" قرار "سے ماخوذ بنایا ہے اور بعض نے"وقار "سے۔ اگر اسے "قرار "سے لیا جائے تو معنی ہوں گے ” قرار پکڑو ‘‘ اور اگر" وقار" سے لیا جائے تومطلب ہوگا "سکون سے رہو"،یعنی: چین سے بیٹھو۔ دونوں صورتوں میں آیت کا منشا یہ ہے کہ عورت کا اصل وائرہ عمل اس کا گھر ہے اس کو اسی دائرے میں رہ کر اطمینان کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے چاہئیں اور گھر سے بلاضرورت باہر نہیں نکلنا چاہیے۔

حافظ ابوبکر بزاز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عورتوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ ساری فضیلت تو مرد لوٹ کر لے گئے ؛ وہ جہاد کرتے ہیں ، خدا کی راہ میں بڑے بڑے کام کرتے ہیں ، ہم کیا عمل کریں کہ ہمیں بھی مجاہدین کے برابر اجر مل سکے؟ جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا:

من قعدت منکن فی بیتھا فانھا تدرک عمل المجاھدین

جو تم میں سے گھر میں بیٹھے گی وہ مجاہدین کے عمل کو پالے گی۔

(لیکن پاکیزہ مقاصد کے حصول اور امور خیر کی تکمیل کیلئے عورت گھر سے باہر نکل سکتی ہے، جس کی تفصیل آئندہ ذکر کی جارہی ہے۔)[8]

## گھر سے باہر نکلنے کا حکم

حضرت سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا ہے کہ جب یہ آیت(وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ۔۔الآیۃ) میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے منہ سے سنی (انہوں نے پردہ کے نزول کی طمع میں جب یہ قضائے حاجت کے لیے نکلیں تو ان پر آواز کَسی تھی) تو گھر آ کر رسول اللہ ﷺ سے کہا: میں ضرورت سے باہر نکلی تھی لیکن سیدنا عمررضی اللہ عنہ نے ایسی ایسی گفتگو کی ، اس وقت آپ ﷺمیرے گھر میں تھے اور بیٹھے کھانا کھا رہے تھے، ایک ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی اسی حالت میں آپ پر وحی آنا شروع ہوئی پھر وحی کی حالت موقوف ہوگئی اور ہڈی اسی طرح آپ کے ہاتھ میں تھی جسے آپ نے ہاتھ سے رکھا نہ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم عورتوں کو ضرورت سے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔(9)

شریعت مطہرہ میں عورت کو چند شرائط کے ساتھ گھر سے باہر نکلنے کی اجازت دی ہے، یہ شرائط درج ذیل ہیں:

- عورت حج ،عمرہ یا کسی ایسی جگہ سفر کیلئے جانا چاہتی ہے جو تین میل سے زائد ہے تو وہ اس وقت تک سفر نہیں کرسکتی جب تک کہ کوئی محرم (وہ شخص جس سے کبھی بھی شادی جائز نہ ہو، جیسے:باپ، بھائی، بیٹا وغیرہ)اس کے ساتھ نہ ہو یا اگر وہ شادی شدہ ہے تو اس کا شوہر اس کے ساتھ ہو۔عورت کا بغیر محرم کے تنہا سفر کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے۔ابو سعید خدری ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : " کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو ، حلال نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زائد کا سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کا باپ یا اس کا بھائی یا اس کا شوہر یا اس کا بیٹا یا اس کا کوئی محرم نہ ہو "(10)
- اگر عورت کا کوئی کمانے والا نہ ہو اور اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے کیلئے کسی ادارے میں نوکری کرنا چاہتی ہے تو اسکے لیے دن کی روشنی میں بامرِمجبوری پردے میں رہ کر گھر سے باہر نکلنے کی اجازت ہے اور اس پر لازم ہے کہ وہ رات کی تاریکی سے پہلے ہی گھر واپس لوٹ آئے۔
- عورت جب بوقتِ ضرورت گھر سے باہر نکلے تو خوشبو سے معطر نہ ہوئے اورنہ ہی اپنے بناؤ سنگھار کی نمائش کرتی پھرے کہ اس سے اجنبی مردوں کے دلوں میں گناہ کا میلان پیدا ہوتا ہے۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جب عورت عطر لگائے پھر وہ لوگوں کے پاس سے اس لیے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ ایسی اور ایسی ہے "آپﷺ نے (ایسی عورت کے متعلق) بڑی سخت بات کہی۔"(11)

## عورت کا سفر کرنے کا حکم

عورت اگر تین میل سے زائد کسی جگہ کی طرف عازم سفر ہو یا حج یا عمرہ کی ادائیگی کیلئے سفر کررہی ہو تو شریعت نے اس پر لازم کیا ہے کہ وہ بغیر محرم یا شوہر کے سفر نہ کرے ۔ اسی میں اس کے لیے

پاکیزگی ہے اور گناہ میں بچنے کا ذریعہ ہے۔عورت کے سفر کرنے کے حوالے سے چند احادیث ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں:

- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ"، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللَّهِ، امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ."(12)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری بیوی حج کے لیے نکلی ہے اور میرا نام فلاں غزوے میں لکھا گیا ہے، آپ نے فرمایا: لوٹ جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔

گویا آپ نے جہاد جیسے اہم دینی فریضہ سے آدمی کو رخصت دے دی مگر یہ گوارا نہیں فرمایا کہ اس کی عورت اکیلی حج پر چلی جائے۔

- عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ ".(13)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺنے فرمایا: کوئی عورت ایک دن اور ایک رات کا سفر نہ کرے الا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔

اس حدیث سے سفر کی تعریف بھی معلوم ہوئی کہ سفر کا اطلاق اتنی مسافت پر ہوتا ہے جہاں سے کوئی شخص پیدل رات تک گھر نہ پہنچ سکے، اس سے زیادہ مسافت ہو تو عورت محرم کے بغیر سفر نہیں کرسکتی۔

- قال رسول اللہ ﷺ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ۔(14)

آپ ﷺنے فرمایا: عورت جب اکیلی گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو تا کتا ہے(یعنی اپنا آلہ کار بناتا ہے)۔

## آزادانہ اختلاط کی ممانعت

قرآن مجید کے اس صاف اور صریح حکم کی موجودگی میں اس بات کی آخرکیا گنجائش ہے کہ مسلمان عورتیں بے پردہ کونسلوں اور پارلیمنٹوں کی ممبر بنیں، بیرون خانہ کی سوشل سرگرمیوں میں دوڑتی پھر یں ، سرکاری دفتروں میں مردوں کے ساتھ کام کریں، کالجوں میں لڑکوں کے ساتھ تعلیم پائیں ، مردانہ ہسپتالوں میں نرسنگ کی خدمت انجام دیں، ہوائی جہازوں اور کاروں میں مسافر نوازی کے لیے استعمال کی جائیں اورتعلیم وتربیت کے لیے امریکہ و انگلستان بھیجی جائیں۔عورت کے بیرون خانہ سرگرمیوں کے جواز میں سے جو بڑی دلیل پیش کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جنگ جمل میں حصہ لیا تھا لیکن یہ استدلال جولوگ پیش کرتے ہیں انہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ خود سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا خیال اس باب میں کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن احمد بن اسمبلی نے زوائد والزائد اور ابن المنذر، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے اپنی کتابوں میں مسروق کی روایت نقل کی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب تلاوت قرآن کرتے ہوئے اس آیت وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ ۔۔۔الآیۃ پر پہنچتی تھیں تو بے اختیار رو پڑتی تھیں، یہاں تک

کہ ان کا دوپٹہ بھیگ جاتا تھا کیونکہ اس پر انہیں اپنی غلطی یاد آجاتی تھی جو ان سے جنگ جمل میں ہوئی تھی۔[15]

## زیب وزینت اختیار کرنے کا حکم

سورہ احزاب کی آیت کی روشنی میں اللہ رب العزت عورتوں کو زمانہ جاہلیت کی طرح زیب وزینت اختیار کرنے سے منع فرمارہے ہیں، چنانچہ ارشادباری تعالیٰ ہے:

وَلَاتَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاہِلِیَّۃِ الْأُوْلَی۔ ۔الآیۃ [16]

ترجمہ:"اور قدیم جاہلیت کی طرح اپنے آپ کو نمایاں نہ کرتی پھرو۔"

## تبرج کے معنی

عربی زبان میں نمایاں ہونے، ابھرنے اور کھل کر سامنے آنے کے ہیں ہر ظاہر اور مرتفع چیز کے لیے عرب لفظ "برج "استعمال کرتے ہیں ۔برج کو برج اس کے ظہور اور ارتفاع کی وجہ سے ہی کہا جاتا ہے، بادبانی کشتی کے لیے بارجہ کا لفظ اسی لیے بولا جاتا ہے کہ اس کے بادبان دور سے نمایاں ہوتے ہیں۔ عورت کے لیے جب لفظ "تبرج" استعمال کیا جائے تو اس کے تین مطلب ہوں گے :

1. وہ اپنے چہرے اور جسم کا حسن لوگوں کو دکھائے
2. وہ اپنے لباس اور زیور کی شان دوسروں کے سامنے نمایاں کرے
3. وہ اپنی چال ڈھال اور چیک ملک سے اپنے آپ کو نمایاں کرے

یہی شرط اس لفظ کی اکابر اہل لغت اور اکابرمفسرین نے کی ہے، ذیل میں ہم چند مفسرین کے اقوال ذکر کرتے ہیں:

- امام بخاریؒ نے تبرج کے معنی لکھے ہیں:ان تخرج المراۃ محاسنھا یعنی: عورت اپنے محاسن کا اظہار کرے۔
- مجاہد قادہ اور ابن البیع کہتے ہیں : التبرج المشي بتبختر و تکسر و تفنج، تبرج کے معنی ہیں ناز و ادا کے ساتھ لچک کھاتے اور اٹھلاتے ہوئے چلنا۔
- مقاتل کہتے ہیں: ابداء قلائدھا وقرطھا وعنقھا، عورت کا اپنے ہار اور بندے اور اپنا گلا نمایاں کرتا۔
- المبردکا قول ہے: ان تبدی من محاسنھا ما یجب علیھا ترہ، یہ کہ عورت اپنے وہ کان ظاہر کر دے جن کو اسے چھپانا چاہیے۔
- ابوعبیدہ کہتے ہیں: آن خرج من مکانھا تسترعي بہ شھوۃ الرجال ، یہ کہ عورت اپنے جسم ولباس کے حسن کو نمایاں کرے جس سے مردوں کو اس کی طرف رغبت ہو۔

جاہلیت اولی سے مراد وہ برائیاں ہیں جن میں اسلام سے پہلے عرب لوگ اور دنیا بھر کے لوگ مبتلا تھے۔ (17)

مذکورہ بالا آیت سے اس بات کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ چہرہ ننگا رکھنا یا بار یک پردہ چہرے پر ڈالنا یا تنگ یا چھوٹے کپڑے پہننا یا شفاف کپڑے پہننا یا کھلے سینے والے کپڑے پہننا خواہ گھر سے باہر یا گھر کے اندر شو ہر کے علاوہ دوسرے محارم کے سامنے یہ سب بے پردگی کی ہی مختلف شکلیں ہیں ، اور ذی محرم کے سامنے بھی بے پردگی اور زیب وزینت کا اظہار فتنے سےخالی نہیں . یہ سب جاہلیت کی عورتوں کے کام تھے، جس سے اسلام نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ (18)

## عورتوں کو پردے کا حکم

اللہ رب العزت نے عورت کے حجاب کے حوالے سے سورۃ الاحزاب کی واضح آیت میں حکم دیا ہے کہ

وَإِذَا سَأَلْتُمُوْہُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوْہُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ذٰلِکُمْ أَطْہَرُ لِقُلُوْبِکُمْ وَقُلُوبِہِنَّ۔۔الآیۃ (19)

اور جس وقت وسائل زندگی میں سے کوئی چیز عاریتاً ان رسول کی بیویوں سے طلب کرو درمیان میں پردہ حائل ہونا چاہیے یہ کا م تمہارے اور انکے دلوں کو زیادہ پاک رکھتا ہے۔

یہی وہ آیت ہے جسے آیت حجاب کہتے ہیں۔ حجاب کے معنی ہیں کسی کپڑے یا کسی دوسری چیز سے دو چیزوں کے درمیان ایسی روک بنا دینا ہے جس سے دونوں چیزیں ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں .اس آیت کی رو سے تمام ازواج النبی کے گھروں کے باہر پردہ لٹکا دیا گیا پھر دوسرے مسلمانوں نے بھی اپنے گھروں کے سامنے پردے لٹکا لیے اور یہ دستور اسلامی طرز معاشرت کا ایک حصہ بن گیا، اب اگر کسی شخص کو ازواج مطہرات سے کوئی بات پوچھنا یا کوئی ضرورت کی چیز مانگنے کی ضرورت ہوتی تو اسے علم ہوا کہ پردہ سے باہر رہ کر سوال کرے۔نیز اس آیت کی رو سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ عورت پر چہرہ کا پردہ کرنا بھی لازمی ہے ،جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے اس آیت کی شرح میں لکھا ہے ’’فَاخْتَمَرْنَ بِہَا‘‘کہ ’’انھوں نے اپنے چہروں کو چھپالیا۔

اب جس شخص کو بھی خدا نے بینائی عطا کی ہے وہ خود دیکھ سکتا ہے کہ جو کتاب مردوں کو عورتوں سے رو برو بات کرنے سے روکتی ہے اور پردے کے پیچھے سے بات کرنے کی مصلحت جسے اللہ رب العزت نے خود بیان فرمایا ہے ، وہ یہ ہے کہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے اس میں سے ہی نرالی روح آخر کیسے کشید کی جاسکتی ہے کہ مخلوط مجالس اور مخلوط تعلیم اور جمہوری ادارات اور دفاتر میں مردوں اور عورتوں کا میل جول بالکل جائز ہے اور اس سے دلوں کی پاکیزگی میں کوئی فرق نہیں پڑتا کسی کو قرآن کی پیروی نہ کرنی ہو تو اس کے لیے زیادہ معقول طریقہ یہ ہے کہ وہ اس کی خلاف ورزی کرے اور صاف صاف کہے کہ میں اس کی پیروی نہیں کرتا چاہتا۔ لیکن یہ تو بڑی ہی ذلیل حرکت ہے کہ وہ قرآن کے صریح احکام کی خلاف ورزی بھی کرے اور پھر ڈھٹائی کے ساتھ یہ بھی کہے کہ یہ اسلام کی روح ہے

جو میں نے نکال لی ہے آخر وہ اسلام کی کوئی روح ہے جو قرآن وسنت کے باہر کی جگہ ان لوگوں کومل جاتی ہے۔

## چہرہ کا پردہ

اسلام نے بھی عورت کو عزت و حرمت عطاء کی ہے اور اسے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے تا کہ شیطانی خیالات و نظریات رکھنے والے انسانوں کی نظر بد سے وہ محفوظ رہے اور معاشرہ پر امن رہے ۔ نبی کریم ﷺکی مدنی زندگی میں پردہ کے احکامات نازل ہوئے۔ ان احکامات کے نزول کا سبب یہ ہوا کہ منافقین مسلمان عورتوں کو ایذاء اورتکالیف نہ پہنچائیں۔ اللہ تعالی نے مؤمنات کو حکم دیا کہ وہ چادر سے سر ڈھانپ کر اور منہ چھپا کر اپنی وضع قطع ممتاز کر دیں تا کہ منافقین کی شرارتوں سے اپنے آپ کو بچائیں ۔

انوار القرآن میں ہے کہ منافق، مومن عورتوں کو ایذادیتے اور راستہ چلتے تنگ کرتے ان حالات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ متعدد مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر چکے تھے کہ اہل ایمان عورتوں کو ضرورت کی غرض سے نکلنا پڑے تو پردے میں نکلنا چاہیے تا کہ پہچان رہےکہ یہ پردہ دار خواتین اہل ایمان میں سے ہیں ۔اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ پر یہ حکم نازل کیا اور آپ کو مخاطب فرما کر آپ کی ازواج مطہرات ، بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں کے لیئے پورے جسم کے پردہ کرنے کا حکم فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہوا۔

يٰاَ يُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْہِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِہِنَّ ذٰلِکَ اَدْنٰی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَایُؤْذَیْنَ وَکَانَ اللہ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۔ [20]

اے نبی ! اپنی ازواج اور بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی چادریں تھوڑی نیچی کر لیا کریں یہ امر ان کی شناخت کےلیے (احتیاط کے) قریب تر ہو گا ۔ پھرکوئی انہیں اذیت نہیں دے گا ۔ اور اللہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے ۔

مذکورہ آیت میں جو پردہ کاحکم دیا گیا ہے اس کے نزول کے بعد مومنہ عورتوں کو پردے کا پابند بنا دیا گیا اور منافقین کو بھی یہ تنبیہ کر دی گئی کہ اگر اب پہچان کے بعد بھی تم نے مومن عورتوں کو تکلیف دی اور ستایا تو یا درکھو کہ تم بھی مدینہ میں قیام نہ کرسکو گے اور سزاسے بھی نہ بچ سکو گے۔

## جلابیب کا معنی ومفہوم

آیت مذکورہ میں جلابیب کا لفظ استعمال ہوا ہےیہ جلباب کی جمع ہے جس کا مطلب فتح البیان میں لکھا ہے : کل ثوب یستر جمیع بدن المراة یعنی: ہر وہ کپڑا جو عورت کے بدن کو پوری طرح چھپالے،اسے جلباب کہتے ہیں۔[21]

قرآن مجید نے یہ ہدایت کی کہ گھر سے باہر نکلنے کی نوبت آئے توعورتیں بڑی چادر اوپر ڈال دیا کریں اور اس کا کچھ حصہ گھونگھٹ کی شکل میں چہرہ پر لٹکا لیا کریں۔ اس گھونگٹ کی شکل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہاکے ایک بیان سے واضح ہوتی ہے ، وہ حجۃ الوداع کے موقع کا ذکر کرتی ہوئی فرماتی ہیں کہ

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:"كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَع رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ، فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا، فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ ."[22]

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سوار ہمارے سامنے سے گزرتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوتے، جب سوار ہمارے سامنے آ جاتے تو ہم اپنے نقاب اپنے سر سے چہرے پر ڈال لیتے اور جب وہ گزر جاتے تو ہم اسے کھول لیتے۔

حضرت عائشه رضی اللہ عنہا واقعہ افک کے سلسلے میں بیان فرماتی ہیں کہ جب میں نے صفوان بن معطل کے "اِنَّا لِلهِ " پڑھنے کی آواز سنی تو فخمرت وجهي بجلبابی یعنی: میں نے اپنی چادر سے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا۔[23]

یہی جلباب ہے جس نے تمدن کی ترقی کے ساتھ ترقی کرکے مختلف قسم کے برقعوں اور نقابوں کی شکل اختیار کی اور مختلف مسلمان ملکوں میں اس کی مختلف شکلوں کا رواج ہوا۔ ان برقعوں اور نقابوں میں بعض تو ایسے ہیں کہ جو پردے کے صحیح مقصد پر پورا اترتے ہیں اور بعض فیش زدہ نقاب اور تنگ برقعے بجائے لوگوں کی بری نظروں سے بچنے کے انہیں مزید اپنی طرف مائل کرنے کی غرض سے معاشرے میں عام ہیں، ان نقابوں اور برقعوں سے نہ صرف بدنظری اور گناہ کا میلان پیدا ہوتا ہے،بلکہ شریعت کے مقصد کے بالکل برخلاف بھی ہے۔

اس آیت کے سلسلہ میں علامہ ابن جوزیؒ کا قول ہے کہ وہ اپنے سروں اور اپنے چہروں کو چھپائیں گی۔ علامہ ابو حبان اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ عورت اپنے تمام جسم کو چھپائے گی اور "علیهن" سے مراد " علی وجوههن " ہے یعنی: اپنے چہرے کو بھی چھپائیں گی۔ ابوبکر رازیؒ کہتے ہیں کہ اس آیت میں واضح دلیل ہے کہ عورت اپنے چہرہ کو چھپائے رکھے تاکہ غلط قسم کے لوگ طمع نہ کرسکیں۔بہرحال علمائے کرام کے ان اقوال کی روشنی میں اور موجود ہ حالات کے پیش نظر چہرہ چھپانا ضروری ہے اور اسی میں مسلمان پاکدامن عورت کیلئے عافیت ہے۔[24]

مذکورہ بالا آیت حجاب سے ہمیں چند احکام معلوم ہوتے ہیں :

- عورتوں کیلئے گھر سے باہر جاتے وقت پورے جسم :سر سے لیکر پیر تک پردہ کرنا ضروری ہے، آج کے زمانے میں عورت برقع سے شریعت کے اس حکم کی تکمیل کرسکتی ہے۔
- اس آیت سے چہرہ کا پردہ کا حکم بھی ثابت ہوگیا ، کیونکہ پورے جسم کو ڈھانپتے وقت چہرہ بھی آتا ہے۔

- موجودہ زمانے میں بھی عورتوں سے پردہ نہ کرنے کی غلطی کی وجہ سے معاشرے کے شر یرلوگ انہیں تنگ کرتے ہیں اور یہ جرم عام ہوتا جارہا ہے۔
- معاشرے میں فساد اور بگاڑ پیدا کرنے والے منافقت لوگ ہوتے ہیں۔ یہ کسی صورت میں نہیں چاہتے کہ معاشرہ پر امن رہے۔ اور لوگ امن و سکون کی زندگی گزار کر سکھ کا سانس لے سکیں۔
- مسلمان خواتین پردہ میں رہ کر معاشرے میں عزت و عظمت حاصل کر کے پرسکون زندگی گزارسکتیں ہیں۔[25]

## عورت کو کن سے پردہ نہ کرنے کی اجازت ہے؟

شریعت مطہرہ نے عورت کو اجنبی مردوں سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے ،جس کی تفصیل سورہ احزاب کی آیت نمبر 53 کے ضمن میں ذکر کردی گئی ہے۔ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 55 میں اللہ رب العزت نے عورتوں کواجازت دی ہے کہ وہ اپنے قریبی رشتہ داروں کےسامنے پردہ نہ کریں ۔چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَاجُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِىٓ ءَابَآئِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ إِخْوَٰنِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآءِ إِخْوَٰنِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآءِ أَخَوَٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُنَّ ۗ وَٱتَّقِينَ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدًا۔ [26]

ترجمہ:"گناہ نہیں ان عورتوں کو سامنے ہونے کا اپنے باپوں سے اور نہ اپنے بیٹوں سے اور نہ اپنے بھائیوں سے اور نہ اپنے بھائی کے بیٹوں سے اور نہ اپنی بہن کے بیٹوں سے اور نہ اپنی عورتوں سے اور نہ اپنے ہاتھ کے مال سے (غلاموں سے)اور ڈرتی رہو اللہ سے ، بے شک اللہ کے سامنے ہر چیز ہے۔"

اس آیت کی روشنی سے عورتوں کو اپنے محارم سے پردہ نہ کرنے کی رخصت عطا کی گئی ہے جن میں عورت کا باپ، بیٹا، بھتیجا اور بھانجا شامل ہیں۔اسی طرح عورت اپنی ہی جیسی عورت سے پردہ نہ کرے اور نہ ہی خدمت گار غلاموں اور باندیوں سے ۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے ان افراد کا ذکر کیا ہے جن کے سامنے عورت ظاہر ہو سکتی ہے چچا اور ماموں کا ذکر نہیں کیا کیونکہ دونوں والدین کے قائم مقام ہیں ۔ چچا کو بھی "اب "کہہ دیتے ہیں ۔

- علامہ زجاج ؒنے کہا : چچا اور ماموں بعض اوقات اپنی اولاد کے سامنے عورت کی صفت بیان کرتے ہیں ، کیونکہ عورت چچا زاد اور ماموں زاد بھائی کے لیے حلا ل ہوتی ہے اسی وجہ سے دونوں کے لیے دیکھنا مکروہ ہے ۔
- امام شعبی اور عکرمہ نے اسے ناپسند کیا ہے کہ عورت اپنی اوڑھنی اپنے چچا اور ماموں کے ہاں اتارے ۔[27]یہاں بعض محارم کا ذکر کیا اور سورہ نور میں تمام محارم کا ذکر کیا گیا ہے۔

## کیا حجاب ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے؟

کہاجاتا ہے کہ پردہ مسلمان عورت کی تربیت کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے ۔ اس کی وجہ سے وہ تنزلی کا شکار ہے اور سیاسی سماجی اور معاشرتی زندگی سے عملاً کٹ کررہ گئی ہے۔ اس بندش سے آج جو عورتیں آزاد ہیں انھوں نے حیرت انگیز ترقی کی ہے اور کرتی ہیں، لیکن مشکل یہ ہے کہ مسلمانوں کی ترقی کی راہ میں بہت سی رکادٹیں بیان کی جاتی ہیں۔ کوئی پر دو کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتا ہے۔ کسی کے نزدیک اسلام کا پورا خاندانی نظام ہی رکاوٹ ہے جو عورت کو گھرکی چاردیواری میں بند کر دیا ہے۔کسی کے خیال میں اسلامی عبادات مسلمانوں کی ترقی کی راہ میں حال میں نماز کی وجہ سے کام کے بہترین اوقات میں خلل واقع ہوتا ہے۔ روزہ میں سخت معیار سے صحت برباد ہوتی ہے اور حج میں وقت اور مال دونوں کا ضیاع ہے کسی کی فہم و دانش میں اسلام کے مابعدالطبیعی نظریات رکاوٹ ہیں۔ ایسے میں کس کے مشورہ پر عمل کیا جائے اور کس کے حکم کو نظرانداز کیا جائے اورکس کی ناراضگی مول لی جائے ؟ پھر یہ کہ عورت کی جس ترقی کا ذکر کیا جاتا ہے اس سے اگر وہ ترقی مراد ہے جواس نے فنون لطیفہ کے نام پر عریانی، بے حیائی اور رقص و موسیقی وغیرہ میں کی ہے تو اس میں شک نہیں کہ اس نے اس میدان میں بڑی منزلیں طے کی ہیں اور ترقی کے بامِ عروج پر پہنچ چکی ہے، لیکن اس کے لیے اسے شرم وحیا ، عفت و عصمت، لطف و محبت اور اطاعت و وفا شعاری جیسی اعلی اخلاقی قدروں کو قربان کرنا پڑا ہے ۔ ان قدروں کی پائے بغیر حقیقی معنوں میں ترقی ہوہی نہیں سکتی ۔ اسلام کا اس معاملہ میں ایک خاص نقطہ نظر ہے۔ اس کے نزدیک ترقی وہ ہے جو انسان میں اعلی انسانی اوصاف پیدا کردے ۔جس ترقی سے یہ اوصاف پامال ہوں اسے وہ ترقی نہیں تسلیم کرتا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ موجودہ دورمیں عورت نے اس سے ہٹ کر بھی مختلف علوم وفنون میں ترقی کی ہے اور علمی و تحقیقی خدمات انجام دی ہیں ۔ بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ پردہ کے حدود میں رہتے ہوئے یہ ترقی ممکن نہیں ہے لیکن غلط فہمی بے پردگی اور بے حیائی کے اس ماحول کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو ہر طرف چھایا ہوا ہے، اس ماحول سے ذہن خامخواہ مرعوب ہے اور آدمی کے سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ عورت کسی پاکیزہ ماحول میں ترقی کیسے کر سکتی ہے؟ حالانہ ترقی بے پردگی کی رہین منت ہرگز نہیں ہے۔ اس کے اسباب دوسرے ہیں۔

- ایک تو جن خواتین نے کوئی بڑا کام انجام دیا وہ ان کی سخت جد وجہداور اپنے کام سے ان کے خلوص اور تعلق کا نتیجہ ہے۔ ان کی اس خوبی کا اعتراف ضرورکرناچاہئے۔ یہ خدا کا قانون ہے کہ جو خلوص اور لگن کے ساتھ محنت کرتا ہے اس کا صلہ اسے ملتا ہے۔
- دوسرے یہ موجودہ تہذیب ایک نئی تہذیب ہے۔ اس میں علم و فن کی سہولتیں بھی اسی وقت عورت کومل سکتی ہے جب تک وہ اپنا حجاب ختم کر کے بے حیاؤں کی صف میں کھڑی ہوجائے۔ اس طرح عملاًا ن خواتین کے لیے ترقی کی راہیں بند کردی گئی ہیں جو اپنا حجاب باقی رکھنا چاہتی ہیں۔ ترقی کا تعلق حجاب یا بے حجابی سے نہیں،بلکہ ان سہولتوں سے ہے جو عورت کو ملتی ہیں۔ اس دور

کا تجربہ خود بھی بتاتا ہے کہ جن باپردہ خواتین کو جتنے مواقع ملے انہوں نے اتنی ترقی کی اور بے پردہ خواتین سے پیچھے نہیں رہیں۔[28]

## اختتامی کلمات

عہدِ نبوی میں حکمِ حجاب (پردہ) آجانے کے بعد عورتیں کھلے منہ نہیں پھرتی تھیں اور حکمِ حجاب میں چہرہ کا پردہ شامل تھا اور احرام کے سوا (جس میں منہ پر نقاب باندھنے کی ممانعت اور کپڑا لٹکا کر پردہ کر لینے کی گنجائش دی گئی ہے) دوسری تمام حالتوں میں نقاب کو عورتوں کے لباس کا ایک جز بنا دیا گیا تھا۔ابتدا میں یہ حکم اجنبی وغیر اجنبی مردوں سب کیلئے تھا، لیکن بعد میں عورت کو اپنے محارم کے سامنے چہرہ ، ہاتھ اور پاؤں کھولنے کی اجازت دی گئی ۔اس کے علاوہ عورت کو بوقت ضرورت گھر سے باہر نکلتے وقت اپنے اوپر چادر کرکے اور چہرے پر گھونگھٹ نکالنے کا حکم دیا گیا ، تاکہ اجنبی مردوں کی طرف سے بدنظری نہ ہو۔ چہرے اور جسم کے پردہ کے ساتھ ہی شریعت نے عورتوں کو اس بات کا پابند بھی بنایا کہ وہ جب بھی اجنبی مردوں سے ہم کلام ہوں تو پردے میں ہوں اور اپنی آواز میں نرمی نہ رکھیں ، تاکہ ان کے دلوں میں گناہ کا میلان پیدا نہ ہوسکے۔یوں تو عورت بوقت ضرورت سفرکیلئے اپنے محرم یا شوہرکے ساتھ گھر سے باہر نکل سکتی ہے ، مگر قرآن کریم کی آیت کی رو سے عورت کا اصلی مسکن اس کا گھر ہے ، وہ اپنے گھروں میں قرار پکڑ کرشریعت کے احکام پر عمل کرتی رہے۔اب یہ عورت پر لازم اور ضروری ہے کہ وہ شریعت کے ان احکام کو بلاچوں وچراں تسلیم کرے اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم میں اپنے کوئی مطلب ، استدلال اور مرضی اختیار کرے ۔قرآن کریم میں سورۃ الاحزاب کی آیت میں مومن مرد اور عورت کو اس پر تنبیہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے :

وَمَاكَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَامُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلَہٗ اَمْراً اَنْ يَكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلاً مُّبِيْناً۔[29]

ترجمہ:"اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کردیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور صریح گمراہ ہوگیا۔"

قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت سے یہ بات واضح طور پر عیاں ہوجاتی ہے کہ جس امر سے متعلق اللہ اور اس کے رسول ﷺ فیصلہ فرمادیں ، مومن مردو عورت کو اسے دل سے تسلیم کرنا ضروری ہے ، ورنہ کھلی گمراہی کے سوا کچھ نہیں ۔ لہٰذا سورۃ الاحزاب کی پانچ آیات کے مطابق عورت کو گھر میں ٹھہرے رہنے، اجنبی مردوں سے نرم گویا ہونے سے احتراز کرنے ، پردے میں بات کرنے ، گھر سے باہر نکلتے وقت پورے جسم کو مکمل ڈھانپنے ،اپنے محارم کے سامنے چہرے، ہاتھ اور پاؤں کو کھلا رکھنے کی جو ہدایات دی گئی ہیں، اور اس پر نبی کریم ﷺ کے جتنے بھی ارشادات ہیں ، ان سب میں عورت اپنا کوئی اختیار یا عذر تلاش

مت کرے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے ان پر عمل کرے اور نافرمانی سے بچنے کی کوشش کرے کہ اسی میں اس کے دنیا وآخرت کی بھلائی پوشیدہ ہے۔

## حوالہ جات


1. النور ۔31
2. عبدالرحمان، کیلانی، احکام ستر وحجاب، ناشر: دارالسلام،لاہور،اشاعت ہفتم، سن اشاعت:2004،ص 22 تا 24
3. ایضاً،ص 26
4. الاحزاب۔53
5. ایضاً۔32
6. ابن نواب، تفسیر النساء،نظر ثانی:ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن،ناشر: دارالمعرفہ،پاکستان،ص 477
7. الاحزاب۔ 33
8. شمیمہ محسن، عورت قرآن کی نظر میں،ناشر:البدر،لاہور،اشاعت اول، سن اشاعت:1983ء،ص51
9. ابن نواب، تفسیر النساء،محولہ بالا، ص478
10. ترمذی،محمد بن عیسی، جامع الترمذی، باب ماجاء فی کراھیۃ ان تسافر المراۃ وحدھا بغیر محرم، حدیث نمبر:1169
11. ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد،باب ماجاء فی المراۃ تتطیب للخروج ، حدیث نمبر:4173
12. بخاری،محمد بن اسماعیل، کتاب النکاح ، باب لایخلون رجل الا بامراۃ۔الخ،حدیث 5233
13. ترمذی،محمد بن عیسی، جامع الترمذی، کتاب الرضاع،حدیث :1170
14. ۔ایضاً، باب ماجاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات،حدیث:1171
15. مودودی، ابوالاعلی، تفہیم القرآن،ناشر: ادارہ ترجمان القرآن، سن اشاعت:1949، ج4،ص91-90
16. الاحزاب ۔33
17. ابن نواب، تفسیر النساء،محولہ بالا،ص481
18. عبداللہ بن عبدالرحمٰن،عورتوں کی 80 دینی خلاف ورزیاں،ترجمہ: عبدالسمیع آثم بن ابی البرکات احمد، ناشر: الکریمیہ،ص30
19. الاحزاب۔53
20. ایضاً۔59
21. جلال الدین، قاسمی،عورت اور اسلام، ناشر: ماسٹر آفسیٹ پریس مالیگاؤں، اشاعت اول ،ص63
22. ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، باب فی المحرمۃ تغطی وجھھا،حدیث 1833
23. امین احسن اصلاحی،اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام،ناشر:جدید پریس لاہور،اشاعت چہارم،سن اشاعت:1996ء،ص119
24. ابوحماد،عبدالغفار،مدنی،مسلمان عورتوں کے فقہی مسائل،ناشر:بیت السلام ریاض،ص147
25. ضیاء الدین، حافظ، سید،ڈاکٹر،عورت قبل از اسلام وبعد از اسلام، ناشر: النور ہیلتھ وایجوکیشن ٹرسٹ،سن اشاعت:2006، ص:127 تا 129
26. الاحزاب۔55
27. ابن کثیر، عماد الدین، تفسیر ابن کثیر اردو ، ناشر: شمع بک ایجنسی،ج4، ص255
28. جلال الدین،عمری ، سید ، اسلام میں عورت کے حقوق،ناشر:اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور، سن اشاعت:1990ء، ص 58-59
29. الاحزاب۔36